REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ
سوائے جمعہ
ایک آنہ ست پائی (سابقہ)
فی پرچہ
۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

الفضل
ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۱۷ ظہور ۱۳۴۰ ہش ‖ ۱۷ اگست ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۱۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

مورخہ ۱۵ اگست بوقت ½۱۰ بجے صبح

کل حضور کو بعد دوپہر اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

”امداد پاکستان کلب“ کا دسمبر میں پاکستان میں اجلاس منعقد ہوگا

۳۲ کروڑ ڈالر امداد کے معاہدوں پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے

کراچی ۱۶ اگست۔ ۳۲ کروڑ ڈالر امداد کے سلسلہ میں امریکہ، برطانیہ، جرمنی، جاپان اور کینیڈا سے معاہدوں پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے معاہدوں کے مسودات کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ مسٹر سعید حسن نے کل صبح منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ سنبھالنے کے تھوڑی دیر بعد نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران یہ انکشاف کیا۔ پاکستان کلب کا اس سال مئی میں اجلاس ہوا تھا اور سال رواں کے لئے پاکستان کو ۳۲ کروڑ ڈالر قرضہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

مسٹر سعید حسن نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ امداد پاکستان کلب نے اپنے ایک سابق اجلاس میں جس امداد کا وعدہ کیا تھا وہ کلب کے اگلے اجلاس تک کے لئے ہے۔ اگلا اجلاس غالباً دسمبر میں پاکستان میں منعقد ہوگا۔ گزشتہ اجلاس میں جس امداد کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس کے لئے ہر ملک سے الگ الگ معاہدے پر دستخط کئے جا رہے ہیں۔

مسٹر سعید حسن نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ امداد پاکستان کلب کے ملکوں سے حاصل ہونے والی امداد کا بڑا حصہ سرمایہ کی مد میں استعمال کیا جائیگا۔ ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ کلب اپنے اگلے اجلاس میں ½۶۲ کروڑ ڈالر کی بقیہ امداد پر غور کرے گا۔ پاکستان ۶۲ کو اپنے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے پہلے دو برسوں میں اس امداد کی ضرورت ہوگی۔

ماسٹر تارا سنگھ نے پنجابی صوبے کے لئے مرن برت شروع کر دیا

مشرقی پنجاب کے ممتاز اکالی لیڈر گرفتار کر لئے گئے

چندی گڑھ ۱۶ اگست۔ اکالی راہنما ماسٹر تارا سنگھ نے کل صبح آٹھ بجے دربار صاحب امرتسر میں مرن برت شروع کر دیا۔ آپ نے مرن برت پنجابی صوبے کے مطالبہ کی حمایت میں شروع کیا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت شروع کرنے سے پیشتر دربار صاحب میں موجود ہزاروں اکالیوں نے ست سری اکال کے نعرے لگائے۔

گزشتہ تین دن سے دربار صاحب اکال تخت اور منجی صاحب کے عقب میں واقع جھونپڑی میں گرنتھ صاحب کا پاٹھ کیا جا رہا تھا۔ کل صبح جب دربار صاحب کے بڑے گرنتھی نے ماسٹر تارا سنگھ کو کھانا پیش کیا تو آپ نے گلوگیر لہجہ میں اپنے قریب کھڑے ہوئے افراد کو بتایا کہ شاید میرا یہ آخری کھانا ہو۔ ماسٹر تارا سنگھ نے مزید کہا۔ کہ جب تک پنجابی صوبے کا مطالبہ منظور نہیں کر لیا جاتا میں پانی کے سوا کچھ اور نہیں کھاؤں پیوں گا۔

دریں اثنا حکومت نے امکانی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت احتیاطی اقدامات کئے ہیں۔ مختلف مقامات پر ایک درجن اکالی لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ہیضہ سے پانچ ہزار اموات

نئی دہلی ۱۶ اگست۔ دہلی کے اخبار ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق صوبہ بہار میں ۵ ہزار افراد ہیضہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں

میں تعلیم کی سہولت

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں میں داخلہ ۱۹ اگست کو شروع ہو رہا ہے۔ ایسے طلباء جو تعلیم یا صحت جسمانی میں نمایاں صلاحیتوں کے مالک ہوں خاص مراعات کے مستحق ہوں گے۔ انہیں چاہئے کہ وہ فوراً اپنی اپنی درخواستیں کالج کے مطبوعہ فارم پر خاکسار کے نام بھجوا دیں۔ پاکیزہ فضا — اور خالص تعلیمی ماحول کالج کی خصوصیات ہیں۔

عبدالسلام اختر ایم۔ اے
پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۲ اگست (بذریعہ خط) حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اپنے ایک مکتوب میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

”طبیعت بدستور ہے۔ کلورامائی سین ملتی رہتی ہے۔ بخار ایک ڈیڑھ ڈگری کم ضرور ہے مگر ٹوٹا نہیں۔ دوائی کی وجہ سے کنٹرول میں ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے کل یا پرسوں ہسپتال میں داخل ہونے کی امید ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔“

احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نیا داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارھویں، بارھویں (پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور ہیومینٹی گروپس) نیز بی۔ اے، بی۔ ایس سی فرسٹ ایئر، سیکنڈ ایئر میں داخلہ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کیا جائے گا۔

انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے، بی۔ ایس سی میں فیل شدہ طلبا کا داخلہ بھی انہی دنوں میں ہوگا۔ بی۔ اے اولڈ کورس کے لئے سپیشل کلاس کا انتظام ہے دیگر کالجوں کے ایسے طلبہ جو صرف ایک مضمون میں فیل ہوں داخل کر لئے جائیں گے۔ پراسپیکٹس اور فارم داخلہ کالج کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

(برائے پرنسپل)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۱ء

معاشرے کی برائیاں

پاکستانی معاشرہ میں امتداد زمانہ سے بہت سی ایسی باتیں موجود ہوگئی ہیں جو نہ صرف معاشرہ کے صحت مند ارتقاء کے راستہ میں روک بنی ہوئی ہیں۔ بلکہ جن کی وجہ سے شریفانہ زندگی ناممکن نہیں تو محال ضرور ہوگئی ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس کا فکر کرنا نہ صرف ملک کے فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ کا کام ہے۔ بلکہ ملکی حکومت کا بھی ان کی بیخ کنی کے لئے اقدامات کرنا فرض ہے۔ چنانچہ ہماری موجودہ بیدار مغز اور حقیقت پسند حکومت نے اس طرف بھی توجہ دی ہے۔ اور اس نے ایسا ادارہ بھی شاید قائم کیا ہے جو ان موٹی موٹی خرابیوں کا جائزہ لے گی۔ اور اس کے متعلق تدارک کی تجاویز پیش کرکے ان کو بروئے عمل لانے کے آسان طریقے سوچ کر ان پر عمل کرنے کی ہدایات پیش کرے گی۔

حکومت نے اگر ایسا کیا ہے تو یہ ایک نہایت مستحسن قدم ہے جو اس نے اٹھایا ہے اور ملک کے سنجیدہ اور صاحب الرائے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اس کام میں نہ صرف ایسی برائیوں کی نشاندہی کرنے اور ان کے تدارک کے لئے ذرائع بتائیں بلکہ عملی حصہ لے کر ان برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جہاں تک ان برائیوں کے وجود کا تعلق ہے۔ ایک عرصہ سے ملک و قوم کے بہی خواہ ان کی طرف توجہ دیتے رہے ہیں اور ایک حد تک بعض پرانی بیماریاں دور کرنے میں بھی کامیاب ہوتے آئے ہیں۔ اور ان کی سعی کی وجہ سے ایسی برائیوں میں بہت کمی ہوگئی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ان برائیوں کی بجائے بعض ایسی نئی قسم کی بیماریاں معاشرہ میں گھس آئی ہیں یا گھس آنے کی کوشش میں ہیں کہ جو پہلی برائیوں میں سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔

پہلے مصلحین کے لئے جو کام تھا وہ بیاہ شادی کی مذموم رسوم یا اسی قسم کی رسوم سے تعلق رکھتا تھا۔ ان رسوم کے خلاف جو آواز اٹھائی جاتی تھی۔ وہ اس لحاظ سے اٹھائی جاتی تھی کہ ان سے تضیع اوقات کے علاوہ تضیع مال بھی ہوتا ہے۔ لیکن اب جن برائیوں سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے وہ ایسی ہیں کہ جن سے انسانی اخلاق پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ اور نہ صرف ضیاع مال ہی کا خطرہ ہے بلکہ ان کی وجہ سے ہمارا معاشرہ ڈر ہے کہ بالکل ہی تباہی کے گڑھے میں نہ گر جائے۔ آج جو بیماریاں ہیں وہ نئی ہونے کے ساتھ نہایت مہلک بھی ہیں۔ اور یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ یہ بیماریاں مغربی تہذیب کے زیر اثر روز بروز زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ حاصل کرتی جارہی ہیں اور خاص مشکل یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کی نسبت یہاں ایسے عناصر مفقود ہیں جو ان کا مقابلہ کرسکیں۔ یا کم از کم معاشرہ کو کسی حد تک متوازن رکھنے کا کام دے سکیں۔

جن بیماریوں کی طرف ہمارا اشارہ ہے۔ وہ فحاشی۔ بے حیائی۔ جنسی اشیاء کا استعمال اور فضول خرچی وغیرہ قسم کی ہیں۔ اور اگرچہ یہ بیماریاں مغربی ممالک میں شاید ہمارے ملک سے بھی زیادہ ہیں لیکن وہاں بعض دوسرے عناصر موجود ہیں جو ان بیماریوں کا ایک حد تک نعم البدل ہوسکتی ہیں مثلاً وہاں علم اور سائنس میں ترقی کرنے کا شوق۔ صنعت و حرفت میں ایجادات کی دھن اور بیسیوں ایسی باتیں ہیں کہ جو ان بیماریوں کی افزائش کے باوجود کلی طور پر معاشرہ کو گندگی کی گہرائیوں میں اترنے سے بچاتی ہیں۔ اور وہاں وہ مہلک اثرات بظاہر پیدا نہیں ہوتے جو ہمارے مشرقی ممالک میں خاص کر پاک و ہند میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہمارے عوام تعلیم و تربیت کے لحاظ سے مغربی ممالک سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور مغرب و مشرق کا جو تصادم ہوا ہے۔ اس کے فوری نتائج سے بری نہیں ہوسکے۔ ہماری حالت اس دہات کی طرح ہے۔ جو کٹھالی میں پڑی پگھل رہی ہو اور جس میں جس قدر کھوٹ چاہے ملایا جاسکتا ہو۔

ان وجوہات کی وجہ سے جہاں ہمارے لئے شاید ان بیماریوں سے جلد اور آسانی سے نجات پانا ممکن ہے وہاں ایک لحاظ سے یہ بات فکر طلب بھی ہے۔ آسان تو اس لحاظ سے ہے۔ کہ ابھی یہ بیماریاں اپنے پورے قدم نہیں جما سکیں۔ اور مشکل اس لئے ہے کہ ہمارے عوام کا کردار اتنا بگڑ چکا ہے کہ انہیں سنبھال کر ان بیماریوں کے قلع قمع کرنے کے ذرائع مؤثر طریق سے اختیار کرنا مصلحین کے عزم و استقلال کا طالب ہے۔

آسان ترین نسخہ جو ہم استعمال کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ملک میں اسلامی اخلاق کو ابھارنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ اور یہ کام اسی وقت باحسن طریق انجام پاسکتا ہے۔ جب ہم اپنے اہل علم حضرات کو پہلے سنوار لیں۔ اور ان کو فقہی موشگافیوں اور باہمی آویزشوں سے باز رکھ کر صحت مند اخلاقی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی طرف متوجہ کریں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ موجودہ بیدار مغز حکومت نے اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور ہمارے سربراہوں نے پہلے سیاسی اور سیاسی مذہبی لیڈروں کی طرح محض بیانات تک بات کو نہیں رکھا بلکہ اس کے لئے عملی اقدامات بھی کرنے ضروری خیال کئے ہیں۔ ہماری رائے عملی اقدامات کے متعلق وہی ہے جو ہم بیان کرچکے ہیں۔ اور وہ یہی ہے کہ اسلام کے اخلاقی پہلوؤں پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اور ہماری مساجد بجائے فقہی مسائل اور ایک دوسرے پر فتوے سازی کے گڑھ ہونے کی بجائے ایسی جگہیں بن جائیں۔ جہاں سے اسلامی اخلاق کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر تمام ممالک کو ایمان و ایقان کے جلوؤں سے منور کردیں۔

والدہ مرحومہ کی یادیں

جس چاندنی سے پیار رہا ہے کبھی مجھے
دکھ دے رہی ہے آج وہی چاندنی مجھے

بھاتی نہیں ہے کیوں مجھے تاروں کی روشنی
یہ روشنی تو وجہ اذیت نہ تھی مجھے

اے آرزوئے دیدہ و دل مہرباں ماں!
سایہ ترا تھا جنتِ آسودگی مجھے

واحسرتا کہ میں تری خدمت نہ کرسکا
اب بھی رُلا رہی ہے مری بے بسی مجھے

روشن ترے وجود سے راتیں بھی تھیں مری
گھیرے ہے دن کو بھی ترے بن تیرگی مجھے

کیا روز و شب تھے جو تری آغوش میں کٹے
کچھ فکر تلخئ غمِ دوراں نہ تھی مجھے

اک سلطنت تھی تیری محبت مرے لئے
تیری نگاہِ شوق غرورِ شہی مجھے

تیری نظر سے مجھ کو ملا ہے شعورِ دیں
تجھ سے ہی نیک و بد کی ہوئی آگہی مجھے

اسلام چیز کیا ہے یہ تُو نے سبق دیا
اور عشق دی تلاوتِ قرآن کی مجھے

پہچان دی خدا کی خدا کے رسولؐ کی
حق تو یہی ہے تو نے کیا احمدی مجھے

شہد و شکر وہ تذکرے دار المسیحؑ کے
اکثر سنائے شیریں زباں نے تری مجھے

وہ خاندان جو مہدیٔ معہود سے چلا
اس خاندان کی تجھ سے محبت ملی مجھے

سنتی تھی جس سے تو مری مرتا نہ نظم کو
اس پیار نے عطا کی مری شاعری مجھے

ہے دوستی میں از ہمہ اولیٰ رضائے دوست
کیا بات کہہ گئی ہے تری زندگی مجھے

اب تو ہے میرے عالمِ وہم و گماں سے دور
میں تیرے آستانۂ جنت نشاں سے دور

آیا جو لے کے میں ترے قدموں میں نذرِ دل
تو جا چکی تھی محفلِ دلدادگاں سے دور

اے کاش لے نہ جاتا مری چشمِ شوق کو
آشوبِ روزگار ترے آستاں سے دور

اب تو ہے اور نہ تیری محبت کی راحتیں
ماہی تڑپ رہی ہے یم بیکراں سے دور

وہ کیا جہاں ہے تو نے بسایا کیا جہاں
میری زمیں سے دور مرے آسماں سے دور

جس کی غذا وہ مہر کی خوگر تھی زندگی
کیا زندگی کٹے گی اب اس مہرباں سے دور

دے اسکو میرے مالک احسان و حسن تمام
غفران و رحم و عافیت و عفو کا پیام

آئے کشادہ راہ سے چل کر ترے حضور
دے اپنے پاس عزت و اکرام کا مقام

یوں پاک کر اسے کہ بڑے فخر سے کریں
حوریں بھی اس کی پاکیٔ داماں کا احترام

بہتر ہو اس کے گھر سے جو وہ گھر اسے ملے
وہ اہل دل ہو جن کی محبت سے شادکام

اک نفسِ مطمئنہ لوٹ آیا ہے تیرے پاس
دے اذن اس کا بھی تری جنت میں ہو قیام

کرنا نہ اس سے ذکرِ حساب و کتاب کا
رحمت سے ڈھانپ لے اسے اے رحمتِ تمام

راضی تری رضا پہ رہی ہے وہ عمر بھر
اُس باوفا سے تو بھی محبت سے کر کلام

اس تیرہ خاکداں سے کنارہ وہ کر گئی
ہوں اسکے تیرے نور سے معمور صبح و شام

آنکھیں بچھائے راہ میں اس کی ادرش ردش
سوناز سے وہ باغِ جناں میں کرے خرام

ہر سمت اسے نویدِ مسرت ملے اُسے
جائے جدھر اُدھر سے فرشتے کہیں سلام

عبد المنان ناہید

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

آسمانی مصلحین کے ذریعہ سے ظاہر ہونے والے حیرت انگیز تغیرات اور نشانات

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نشانات پر غور کریں اور ان کا نقش اپنے قلوب پر جمالیں

فرمودہ ۹ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے +

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر شعبے کی

تاریخ میں ایسی تصویر کھینچ دی گئی ہے

کہ آپ کی کسی بات کو نہیں چھوڑا گیا۔ مثلاً آپ کے صحابہ جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے ان کے متعلق تاریخ میں ذکر آتا ہے کہ ان کے لئے کفن تک نہ ملتا تھا۔ عام طور پر تو یہ ہوتا ہے کہ جسم پر پہننے کے لئے کپڑا ملے یا نہ ملے کفن کے لئے لوگ ضرور مہیا کر لیتے ہیں مگر احد کے شہداء کی یہ حالت تھی کہ ان کے لئے پورا کفن بھی نہ ملا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کے پاس چادریں تک بھی نہ تھیں کیونکہ اگر ان کے پاس چادریں ہوتیں تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ

ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں

کرنے والے لوگ اپنے بھائیوں کو اسی طرح دفن کر دیتے۔ ان کا شہیدوں کو اس طرح دفن کرنا بتاتا ہے کہ ان کے اپنے پاس بھی چادریں نہ تھیں یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عزیز ترین صحابی حضرت مصعب بن عمیر جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کے لئے بھی اتنا کپڑا نہ تھا جس سے ان کے بدن کو چھپایا جا سکتا سر ڈھانکتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور پاؤں ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا سر کو کپڑے سے ڈھانک دو اور پاؤں پر گھاس رکھ دو۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا۔ اسی طرح آپ کے پاس ایک قبیلہ کے کچھ لوگ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہیں ملتا آپ نے فرمایا تمہارے اندر ایسا کوئی آدمی نہیں جو نماز پڑھا سکے انہوں نے عرض کیا ایک چھوٹی عمر کا بچہ ہے جو قرآن کریم اچھی طرح پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا اسی کو امام بنا لو چنانچہ

اس بچہ کو امام بنا لیا گیا

ایک دن نماز پڑہاتے ہوئے جب وہ سجدہ میں گیا تو کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے ننگا ہو گیا ایک عورت پاس سے گذر رہی تھی اس نے دیکھ کر شور مچا دیا کہ دیکھو مسلمانوں کا امام ننگا نماز پڑھاتا ہے آخر ان لوگوں نے چندہ جمع کر کے اس کو ایک کرتہ بنوا دیا۔ یہ حالات تھے مسلمانوں کے جب اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرما رہا تھا کہ ہم تجھے غلبہ پر غلبہ دیں گے۔ اور اس قدر عزت دیں گے کہ اسلام تمام دنیا پر چھا جائے گا۔ اور قیصر و کسریٰ کو مٹا دیا جائے گا۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب

احزاب کی جنگ

کے وقت آپ نے بعض پیشگوئیاں فرمائیں اور بے شمار فتوحات کی خبر دیں تو منافقین ان خبروں کو سن کر ہنستے تھے ایک یورپین مستشرق اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور سب باتوں کے متعلق شبہ کر سکتا ہوں لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کا اقرار کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ وہ لکھتا ہے میں حیرت میں پڑ جاتا ہوں جب میں اپنی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ کھینچتا ہوں کہ ایک کچی مٹی کی مسجد ہے جس کے چھت پر کھجوروں کی ٹہنیاں پڑی ہوئی ہیں ذرا سی بارش ہو تو چھت ٹپکنے لگ جاتی ہے۔ اس میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں وہ اس وطن کے رہنے والے بھی نہیں بلکہ کوئی شمال سے آیا ہے اور کوئی جنوب سے آیا ہے اور وہ سب کے سب ایسے ہیں جن کو ان کی اپنی قوم نے دھتکار کر گھروں سے نکال دیا ہے کسی کا کرتہ نہیں۔ کسی کا تہہ بند نہیں اور کسی کا باقی کرتہ تو ہے لیکن آستینیں نہیں ہیں کسی کے سر پر پگڑی نہیں اور کسی نے پیوند لگا ہوا کرتہ پہنا ہوا ہے وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں کہ اتنے میں میں سنتا ہوں کہ ان میں سے ایک شخص کہتا ہے خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ

مَیں اسلام کو ترقی دوں گا

اور قیصر و کسریٰ کی عظمت کو خاک میں ملا دوں گا پھر مجھے حیرت آتی ہے کہ ابھی ان باتوں پر جو ایک گدڑی پوش نے اپنے چند پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ساتھیوں میں بیٹھ کر اس کچی مسجد کے اندر کیں جس کا چھت ذرا سی بارش میں ٹپکتا تھا دس سال بھی گذرنے نہیں پاتے کہ بالکل حرف بحرف یہ باتیں پوری ہو جاتی ہیں وہ لکھتا ہے کہ اور سب باتوں کو چھوڑ دو صرف یہ ایک بات ہی ایسی ہے جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی وہ باتیں جن کو عام لوگ سن کر پاگل پن کی باتیں کہتے تھے اس شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی ہیں کہ

انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے

وہ کہتا ہے کہ ان وجوہ کی بناء پر میں آپ کو ہرگز جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ اب دیکھو کیا اس سے بڑھ کر کوئی عجوبہ ہو سکتا ہے پھر یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بھی ہوا۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ بٹالہ گئے اہلحدیث کو چونکہ حنفی لوگ بہت بُرا سمجھتے تھے اور ان کے عقائد سے بیزار تھے اس لئے وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ دوسرے مولوی مباحثہ کی تیاریاں کر رہے تھے کہ اتنے میں آپ پہنچ گئے۔ مولویوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ

مولوی محمد حسین صاحب سے مباحثہ

کریں آپ فرماتے تھے جب میں مولوی محمد حسین صاحب کے پاس پہنچا تو ان سے پوچھا کہ آپ پہلے اپنے عقائد بیان کریں کیونکہ مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ کن عقائد کے بارہ میں مباحثہ ہو رہا ہے مولوی محمد حسین صاحب نے بتایا کہ ہم سب سے پہلے قرآن کریم کو مانتے ہیں اس سے اتر کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو مانتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے اولیاء کے اقوال کو مانتے ہیں مگر بہرحال قرآن کریم سے اتر کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اور کسی کے قول کو اہمیت نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا یہ عقاید تو ٹھیک ہیں۔ مباحثہ کس بات کا۔ اس پر لوگوں نے تالیاں بجائیں کہ آپ ہار گئے اور

کئی ایک ناگفتنی باتیں

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال معجزات

"جس قدر معجزات ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں دنیا میں کل نبیوں کے معجزات کو بھی اگر ان کے مقابلہ میں رکھیں تو میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات بڑھ کر ثابت ہوں گے قطع نظر اس بات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے اور قیامت تک اور اس کے بعد تک کی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں۔ سب سے بڑھ کر ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ان پیشگوئیوں کا زندہ ثبوت دینے والا موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے مجھے بطور نشان کھڑا کیا اور پیشگوئیوں کا ایک عظیم الشان نشان مجھے دیا۔ تا میں ان لوگوں کو جو حقائق سے بے بہرہ اور معرفت الٰہی سے بے نصیب ہیں روز روشن کی طرح دکھا دوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کیسے مستقل اور دائمی ہیں"+

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۲)

کہہ کر آپؑ کو ذلیل کرنا چاہا۔ آپؑ فرماتے تھے کہ میں بٹالہ سے واپس قادیان آرہا تھا اور ابھی رستہ میں ہی تھا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے اس قدر عزت دیگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اگر خدا تعالےٰ آپ کو یہ فرماتا کہ ہم تجھے ضلع گورداسپور کی حد تک عزت دیں گے تو اس وقت کے حالات کے پیش نظر یہ بھی آپ کا

بہت بڑا معجزہ

ہوتا۔ کیونکہ اس وقت آپؑ بالکل گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اگر خدا تعالےٰ آپؑ کو یہ بشارت دیتا کہ ہم تجھے سارے پنجاب میں عزت دیں گے تو یہ دیں گے تو یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہوتا اور اگر خدا تعالےٰ یہ فرماتا کہ ہم تجھے سارے ہندوستان میں عزت اور شہرت دیں گے تو یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نہ ضلع گورداسپور کا نام لیتا ہے نہ پنجاب کا نہ ہندوستان کا نہ ایشیاء کا بلکہ وہ فرماتا ہے میں تجھے ساری دنیا میں کیا ہندوستان اور کیا افریقہ کیا چین اور کیا جاپان۔ کیا یورپ اور امریکہ کیا خشکی اور کیا تری عزت اور شہرت دوں گا اور

یہ سب بشارات اس وقت کی ہیں

جبکہ آپؑ کو قادیان کے گردوپیش کے لوگ بھی اچھی طرح نہ جانتے تھے ۱۸۹۴-۹۵ء کی باتیں تو مجھے یاد نہیں کیونکہ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ اس کے بعد کی بعض باتیں اب تک یاد ہیں۔ ۱۹۰۳-۴ء میں جب طاعون ملک میں پھیلی تو آپؑ کی ترقی کا دور شروع ہوا اور اس وقت ایک سکول کھولا گیا۔ جس میں پڑھانے والے بھی انٹرنس پاس رکھے گئے اور کچھ مڈل پاس تھے اسی کو اُس زمانہ کے لحاظ سے بڑی ترقی سمجھا گیا تھا پھر

لنگر خانہ کا خرچ

جب بڑھ گیا تو ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا کہ اب لنگر کا خرچ ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار ہو گیا ہے اب تو خدا ہی اس کام کو چلائے تو چلائے انسانی طاقت سے یہ کام بالا ہو رہا ہے۔ لیکن اب خدا کے فضل سے یہ حالت ہے کہ میرا اپنا سالانہ چندہ چالیس ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ بہرحال جو وقت ہم نے شروع میں آپؑ کی دیکھی ہے اس میں اور آپؑ کی آخری حالت میں بہت بڑا فرق نظر آتا ہے۔ اسی مسجد مبارک میں ہمارے چچاؤں نے غصہ میں آکر سامنے دیوار کھینچ دی تھی اور صورت یہ ہو گئی تھی کہ مسجد میں آنے کے لئے لوگوں کو ایک لمبا چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا

اور گلیوں میں بارش کے ایام میں بہت زیادہ کیچڑ ہو جاتا تھا یہاں سے جنوب کی طرف چند اجڑے ہوئے گھر ہوتے تھے اور جنگل کی سی کیفیت تھی۔ مجھے یاد ہے کہ کئی دفعہ بارش کے ایام میں گلیوں کے اندر اتنا کیچڑ ہوتا تھا کہ گذرنے والے گھٹنوں تک کیچڑ میں دھنس جاتے تھے۔ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ اس وقت کا ایک واقعہ ہے۔ ہم رات کو سوئے ہوئے تھے کہ گلی میں بڑا شور پڑا۔ لوگوں نے اٹھ کر دوڑنا شروع کیا کہ خدا جانے کیا ہو گیا ہے۔ ہمارے گھر کے سب آدمی بھی جاگ پڑے اور میں چونکہ بچہ ہی تھا اس لئے جاگ کر رونا شروع کر دیا۔ والدہ نے تسلی دی تب چپ ہوا

میاں غلام حسین صاحب رہتاسی

لنگر میں روٹیاں لگاتے تھے اور رہتے ہمارے گھر میں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دیکھنے کے لئے بھیجا کہ پتہ لگاؤ کیا بات ہے اور یہ شور کیسا ہے۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اور بے اختیار ہنس رہے تھے۔ آخر بڑی مشکل سے اپنے اوپر جبر کر کے اور ہنسی کو روک کر انہوں نے بتایا کہ ایک عورت شور مچا رہی تھی کہ ہائے مجھے مار ڈالا۔ وہاں پہنچ کر دیکھا تو وہ مہر دائی تھی جو کسی گھر بچہ کی پیدائش پر گئی تھی اور اب واپس آرہی تھی کہ نانک نے اس کو پکڑ لیا۔ ایک حافظ احمد اللہ ہوا کرتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی تھے اور آپ کو ہر وقت دبانے رہتے تھے۔ بعض اوقات وہ عشاء کو دبانے بیٹھتے اور صبح ہو جاتی۔ نانک ان کا بھائی تھا مگر وہ غیر احمدی تھا اور فاتر العقل تھا۔ (غیر احمدی اس کو ولی سمجھتے تھے) اور مارنا شروع کر دیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ لیکن چونکہ وہ

نانک کا ادب کرتے تھے

اس لئے اسے پکڑتا کوئی نہ تھا۔ آخر لوگوں نے ہمت کر کے اس بڑھیا کو چھڑا دیا۔ غرض یہ گلی اتنی بھیانک ہوتی تھی جس کی حد ہی نہیں اس گلی کا چکر کاٹ کر لوگوں کو مسجد میں آنا پڑتا تھا اور آپؑ کو یہ دیکھ کر سخت تکلیف ہوتی تھی۔ چنانچہ آپؑ نے یہ انتظام کیا کہ لوگ پہلے ہمارے گھر میں آتے تھے اور پھر مسجد میں پہنچتے تھے

مجھے اچھی طرح یاد ہے

کہ ایک زمانہ میں مخالفین نے آپؑ کا بائیکاٹ بھی کر دیا تھا۔ اور نائیوں کو حجامت بنانے سے۔ دھوبیوں کو کپڑا دھونے سے اور چوہڑوں کو صفائی کرنے سے جبراً روک دیا گیا تھا اور انہیں کہہ دیا گیا تھا کہ جو کوئی ان کا کام کریگا اسے سخت سزا دی جائے گی۔ غرض اس وقت آپؑ کی یہ حالت تھی کہ آپ کی اپنی مسجد کے سامنے دیوار کھینچ دی گئی۔ اور آپ کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔

اس زمانہ میں معمولی آدمی بھی احمدیوں کی بے عزتی کر دیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبر کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں خود ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ان باتوں کے عینی شاہد اب بھی بہت سے زندہ موجود ہیں۔ لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے آپؑ کی ترقی ہوتے بھی دیکھی اور پھر یہ دیکھا کہ ہمارا وہی چچا جس نے مخالفت کے جوش میں مسجد کے سامنے دیوار کھینچ دی تھی اور بائیکاٹ کر رکھا تھا جب مرنے لگا تو اس نے مجھے بلایا اپنے بیٹے کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا میں مرتا ہوں تم اس کا بازو پکڑ لو۔ ان دونوں زمانوں کو یکجا طور پر سامنے رکھا جائے کہ

ایک وقت تھا

کہ ہمارا وہی چچا جو حضرت مسیح موعودؑ سے کہتا تھا کہ ہم تمہیں تمہاری ہی مسجد میں نمازیں نہیں پڑھنے دیں گے۔ نائیوں کو تمہاری حجامت بنانے سے روک دیں گے۔ دھوبیوں کو تمہارے کپڑے دھونے سے منع کر دیں گے۔ اور چوہڑوں کو تمہارے گھروں کی صفائی نہیں کرنے دیں گے۔ ابھی اس کا وہ لڑکا جس کی پانچ سات سالہ عمر میں یہ باتیں کی گئی تھیں جوان نہیں ہونے پاتا تو کہتا ہے میرے بیٹے کا بازو پکڑ لو میں اب مرنے لگا ہوں اور پھر وہ حالت سامنے رکھی جائے کہ لنگر کا خرچ بڑھ جانے سے اور ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک پہنچ جانے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اب خدا ہی لنگر خانہ کے کام کو چلائے تو چلائے اب یہ کام انسان کی طاقت سے باہر ہو گیا ہے اور کجا

اب یہ حالت ہے

کہ ہم نے حفاظت مرکز کے لئے چندہ کی اور وقف جائیداد کی تحریک کی تو چندہ کی رقم ہمارے اندازہ سے بھی بہت بڑھ گئی اور ایک کروڑ نوے لاکھ روپیہ کی جائیداد ہیں وقف ہو گئیں اور ابھی اس سے بھی زیادہ آنے کی امید ہے کیا اسی چیز کا نام معجزہ نہیں؟ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ صرف دو سو روپیہ چندہ کی تحریک ایک مکان کے سلسلہ میں کی اور اب یہ حالت ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی صرف قادیان کے اندر پچیس تیس لاکھ روپیہ کے قریب جائیداد ہے اور باہر کی جائیداد اس کے علاوہ ہے۔

یہ اتنا بڑا اعجوبہ ہے

جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آج دنیا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ جماعت میں ابھی تک اتنا احساس پیدا نہیں ہوا

جتنا کہ اس معجزہ کے متعلق ہونا چاہیئے تھا۔ انہیں کبھی احساس نہیں ہوا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے محروم الوارث تھے مگر آپؑ نے ہمیں ایک الٰہی سلسلہ کا وارث بنا دیا۔ ان کے نام اسلام کی فہرست سے کاٹ دیئے گئے تھے اور اب ان کے نام السابقون الاولون میں درج ہو چکے ہیں۔ اس پر جتنا بھی خدا تعالےٰ کا شکر بجا لایا جائے کم ہے لیکن

حیرت آتی ہے

کہ ہماری جماعت کے لوگ کیوں ان باتوں کے متعلق نہیں سوچتے اور کیوں اس معجزہ پر غور نہیں کرتے۔ جب تک ہماری جماعت کے لوگوں کے دلوں میں ان باتوں کے متعلق کما حقہٗ احساس نہیں پایا جاتا۔ ان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک ہم میں سے ہر شخص کے دل میں ان باتوں کا نقش پوری طرح جاگزیں نہیں ہو جاتا ہم ناشکرے کہلائیں گے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی ان نعمتوں کی قدر کرو اور اس معجزہ کا نقش اپنے دلوں پر جما لو تا کہ تم کو خدا تعالےٰ ثریا پر پہنچا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کام ایمان کو ثریا سے لانا بھی تھا۔ مگر آپ کا ایک

یہ کارنامہ بھی عظیم الشان ہے

کہ انہوں نے آپ لوگوں کو ثریا تک پہنچا دیا اگر ہماری جماعت کے لوگ ان باتوں پر غور کریں گے تو ان کے ایمان کامل ہو جائیں گے اور وہ خدا تعالےٰ سے کہہ سکیں گے

کہ اے خدا ہم نے تیری نعمتوں پر غور کیا اور ان کی قدر کی اور ہم تیرے شکر گذار بندوں میں سے ہیں جب تم اس اعجوبہ کی حقیقت کو پا لوگے تو تمہاری نظروں میں دوسرے تمام عجوبے حقیر ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے نشانات اور اصلی عجوبے کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے نقلی عجوبے کو دیکھنا بالکل لغو کام ہے اور مومن لغویات سے ہمیشہ مجتنب رہتا ہے۔ اس قسم کے عجوبہ یعنی ساڑھے چھ فٹ کے آدمی کو دیکھنا یا کسی اور ایسی ہی چیز کو

عجوبہ سمجھنے کی مثال

بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کسی فقیر نے ایک ای اے سی سے سوال کیا اس نے اسے دو آنے دے دئے فقیر نے خوش ہو کر کہا کہ خدا تجھے تحصیلدار بنا دے وہ بیچارہ تحصیلداری کو سب سے بڑا عہدہ سمجھتا تھا۔ یہی حال ان عجوبہ دیکھنے والوں کا ہے کہ اس قسم کے عجائبات کو ہی بڑا سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ عجوبہ مامور کے عجوبہ کے ساتھ کیا نسبت رکھتا ہے پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس عجوبہ پر اچھی طرح غور کرو جوں جوں تم اس پر غور کرتے جاؤ گے۔ تمہارے ایمان میں زیادتی ہوتی جائیگی اور ایک طرف تمہارے دلوں کے اندر اس کی عزت اور عظمت بڑھے گی۔ اور دوسری طرف اس پر غور کرنا تمہاری غفلتوں کو دور کر دے گا۔

عشاء کی اذان کے بعد حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سنہ ۱۰-۱۹۰۹ء میں جب جلسہ ہوا تو سلسلہ کو کچھ مالی مشکلات درپیش تھیں۔ جن کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی تھی۔ اس جلسہ میں

لاہور والے مستری محمد موسیٰ صاحب مرحوم کھڑے ہوئے اور کہا میں ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں ایک ہزار کا نام سنکر ساری مجلس پر اس طرح حیرت طاری ہوئی کہ لوگوں نے سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے عرش سے خزانہ پھینکا ہے حالانکہ وہ معمولی آدمی تھے۔ اور ٹھیکے وغیرہ کا کام کرتے تھے انہوں نے

جوش اخلاص میں

یہ قربانی پیش کی تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اُن کو آگے کرکے لوگوں کو دکھانا شروع کیا کہ دیکھو یہ دوست ہیں جنہوں نے قربانی کی ہے مگر اب ایک ہزار روپیہ کی ہماری نظروں میں کچھ بھی حقیقت نہیں اب ہماری نظر

م لاکھوں پر ہے بلکہ ایک وقت احمدیت پر ایسا آئے گا کہ احمدی لاکھوں کا نام لیتے ہوئے بھی شرمائیں۔ وہ کہیں گے ہم میں سے ہر احمدی کروڑوں روپیہ اسلام کی مدد میں دے سکتا ہے۔ لاکھوں کا کیا ذکر ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے

محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چند دن ہوئے خاکسار کی طرف سے الفضل کے اعلان کے ذریعہ تمام مجالس کو یاد دہانی کروائی گئی تھی کہ وہ معمولی منظور شدہ چندوں کے علاوہ کسی قسم کے چندہ کی تحریک مرکز کی بغیر اجازت کے نہ کریں۔ اس اعلان کے بعد بعض مجالس سے اطلاعیں موصول ہوتی ہیں کہ ہم فلاں غرض کے لئے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں اور چونکہ اس کام کی اطلاع آپ کو ہے اس لئے ہم نے علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لہذا میں یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی پروگرام مثلاً ضلعی یا علاقائی اجتماع یا ڈسپنسری کا قیام یا اور کسی قسم کے اداروں کے قیام کی محض اطلاع کر دینا یہ جواز نہیں پیدا کر دیتا کہ خود بخود بغیر اجازت کے مجالس اسکے لئے چندہ بھی اکٹھا کرنا شروع کر دیں اور محض اطلاع کو کافی سمجھیں یا مثلاً با مید منظوری چندے کی تحریک کر دیں یہ کسی لحاظ سے درست نہیں۔ ہر زائد چندے کے لئے معین طور پر مہتمم صاحب مال کو لکھا جائے اور ان کی طرف سے منظوری آنے کے بعد تحریک کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں ایسے نیک کام جن کے لئے قبل از وقت منظوری کی ضرورت ہے اگر بغیر منظوری کے شروع کر دئے جائیں تو ان میں ہرگز وہ برکت نہیں ہو سکتی جو اجازت لینے کی صورت میں ہوگی۔ زائد چندے پر پابندی خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے اور خود مجلس مرکزیہ کو بھی ۵۰۰/- روپیہ سالانہ سے زیادہ چندہ جمع کرنے کی منظوری دینے کی اجازت نہیں۔ زائد چندے کیلئے کئی مجالس کے مطالبات آتے رہتے ہیں اور اگر یہ مقدار ۵۰۰/- روپیہ سے زیادہ بڑھ جائے تو حضور کے حکم کے ماتحت یہ ضروری ہے کہ ناظر صاحب بیت المال سے اجازت حاصل کی جاوے۔ اس لئے اگر کوئی مجلس یا قائد بغیر اجازت ایک پیسے کے بھی زائد چندے کی تحریک کرتا ہے تو وہ حضور کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہوتا ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ امام کے حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں کوئی برکت شامل حال ہو سکتی ہے؟ ہمارا تو نظام ہی اطاعت پر قائم ہے اگر اس کو نظر انداز کر دیا جاوے تو ہزار نیکیاں یا خدمت خلق کے ادارے قائم کر دئے جاویں۔ ان سے کوئی فائدہ یا ثواب ہونے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ لہذا میں امید کرتا ہوں کہ تمام مجالس اس حکم کی پابندی کریں گی ٭

ایک مبارک تحریک

ماہنامہ انصار اللہ کیلئے کم از کم دو خریدار مہیا فرمایئے

"ماہنامہ انصار اللہ" ایک بلند پایہ تربیتی اور دینی رسالہ ہے جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی سرپرستی اور نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے بیش بہا مضامین نفس کی تربیت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کئے جاتے ہیں

یہ رسالہ اصل لاگت سے کم قیمت پر دیا جا رہا ہے۔ جس سے غرض یہ ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسکے خریدار بنیں اور اس سے مستفید ہوں۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس کی اشاعت کے نیک کام میں حصہ لیتے ہوئے اپنی پہلی فرصت میں اپنے (انصار اور خدام) دوستوں میں سے کم از کم دو اصحاب کو "ماہنامہ انصار اللہ" کے خریدار بنائیں تاکہ ان کی طرح ان کے دوست بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ سالانہ قیمت صرف پانچ روپے ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی دنوں میں منعقد ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے متعلق ہدایات تمام لجنات کو بذریعہ سرکلر بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں تو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اطلاع دے کر منگوا سکتی ہیں۔ ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور شامل ہو

اس سال یہ تجویز ہے کہ سالانہ اجتماع سے ۱۵ دن قبل ایک تربیتی کلاس منعقد کی جائے۔ اسکے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے نمائندہ کو اردو لکھنا پڑھنا بخوبی آتا ہو۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کافی اخراجات ہو جاتے ہیں۔ اسلئے تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ ہر ممبر سے ۸ چندہ سالانہ اجتماع وصول کرکے بھجوا دیں۔

(سیدہ نصیرہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

میرے بڑے بھائی چوہدری عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ ملتان کی اکلوتی بچی مورخہ ۶۱-۸-۱ کو بعمر ۹ ماہ فوت ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل دے کر نعم البدل عطا فرمائیں۔ آمین (خاکسار محمد اسلم مجاہد کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان شہر)

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

نام		رقم
ماسٹر بشیر احمد صاحب	گومولاورکاں	۳-۰۶
بشیر احمد صاحب ولد عباس علی صاحب	،،	۷-۳۱
غلام حسن صاحب	،،	۶-۲۵
صوفی عبدالکریم صاحب	گجرانوالہ	۲۱-۰
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ		
منشی عبدالکریم صاحب	گوجرانوالہ	۶-۰
جمیلہ محمد حسین صاحبہ	،،	۸-۵۰
فیض محمد صاحب	،،	۶-۰
منظور احمد صاحب	،،	۶-۰
میاں محمد عبداللہ صاحب	،،	۶-۰
بابو مولا بخش صاحب	،،	۶-۵۰
صوفی عبدالکریم صاحب	،،	۱۰-۰
مولوی محمد حسین صاحب	،،	۸-۲۵
بابو محمد بشیر صاحب نعمانی	،،	۱۰-۵۰
حکیم محمد ابراہیم صاحب نادل	،،	۶-۰
نور محمد صاحب	چک سکندر گجرات	۶-۰
بشیر احمد صاحب ولد حیات	،،	۳-۰
محمد رمضان ولد پیر بخش صاحب	،،	۶-۲۵
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ		
عبدالرحمن صاحب	گجرات	۶-۰
میاں ابراہیم صاحب	،،	۶-۰
فضل دین صاحب سیکرٹری مال	،،	۶-۰
خان محمد صاحب ولد احمد الدین	،،	۳-۰
میاں رحمت صاحب ولد سعد اللہ	،،	۹-۰
چوہدری عبدالحمید صاحب	ماڈل ٹاؤن لائلپور	۲۲-۰۶
میرزا عبدالحق صاحب	سرگودھا	۲۵-۰
سید مبارک حسین شاہ صاحب	،،	۶-۰
ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	،،	۱۴-۰
شیخ فضل کریم صاحب	،،	۵-۰
مولوی محمد یار صاحب	،،	۶-۲۵
صوفی محمد ابراہیم صاحب	،،	۱۴-۰
ماسٹر محمد الدین صاحب انور	،،	۲-۰
مرزا منصور احمد صاحب	،،	۳-۰
میاں عبدالسمیع صاحب	نون ڈسکہ	۲۰-۰
شیخ رفیع الدین صاحب	،،	۳-۰
استانی مریم منصور صاحبہ	سیالکوٹ	۶-۵۰
استانی خورشید بیگم صاحبہ	،،	۶-۵۰
استانی نصرت راشدی صاحبہ	،،	۶-۲۵
مستری بشیر احمد صاحب	،،	۶-۰
شیخ شمس الدین صاحب	،،	۶-۰
شیخ نورالدین صاحب		۶-۰
سید غلام جیلانی شاہ صاحب		
	مونگ رسول	۶-۰
مولوی غلام رسول صاحب	،،	۶-۰
خواجہ اعجاز احمد صاحب		
	واٹر ورکس سیالکوٹ	۶-۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب	،،	۴-۰
چوہدری فیض احمد صاحب	،،	۴-۰
ارشد محمود صاحب گوندل	،،	۳-۰
ڈاکٹر محمد احسان صاحب	پورن نگر ،،	۳-۰
میاں چراغ دین صاحب	سنت نگر لاہور	۶-۰
محمد ابراہیم صاحب مالی	،،	۶-۲۵
عبدالحق صاحب بٹ	،،	۶-۰
ملک عبدالحمید صاحب	،،	۱۰-۰
چوہدری عطا محمد صاحب	،،	۶-۵۰
ظفر اقبال صاحب بھٹی	،،	۶-۰
حکیم عبدالرحمن صاحب	شور کوٹ	۶-۵۰
محمد سلیمان صاحب	،،	۶-۵۰
نورالدین صاحب	بھاگووالی سیالکوٹ	۶-۰
چوہدری علی احمد صاحب	رسولپور بھلیاں ،،	۴-۱۲

درخواستہائے دعا

عزیزم برادرم ڈاکٹر ایس وائی احمد صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی بسلسلہ ریسرچ امریکہ گئے ہوئے ہیں اور عنقریب براستہ انگلستان واپس پاکستان آنے والے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب ان کی کامیابی اور بخیریت مراجعت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر ایس ایچ ایم عبدالمقتدر ماگورا وزیر آباد)

نوٹ:- ڈاکٹر صاحب نے دو مستحق اصحاب کے نام الفضل کا سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) مکرم چوہدری محمد طفیل خان صاحب منیر (شاہین) آف پشاور نے گذشتہ دنوں ایم اے عربی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مکرم منیر صاحب نے سال بھر کے لئے ایک مستحق دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ایک سیکرٹری تحریک جدید کا نیک نمونہ

بشیر آباد اسٹیٹ کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نے ایک مرکزی وفد کے دورہ کے موقع پر اپنے وعدہ بقدر -/۳۸ روپیہ میں مزید -/۵۰ روپیہ کا اضافہ پیش کر کے ایک قابل رشک مثال قائم کی ہے۔ چنانچہ آپ کے نمونہ کے پیش نظر مکرم ڈاکٹر عبدالستار صاحب نے -/۷۴ روپیہ اور مکرم عبدالعزیز صاحب مالی نے -/۲۰ روپے کا اضافہ پیش کر کے اپنے دلی اخلاص کا ثبوت دیا ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ باحسن الجزاء جملہ قارئین حضرات سے ان مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہفتہ وقف جدید

مکرم محمد یٰسین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہفتہ وقف جدید بڑی کوشش کے ساتھ منایا گیا۔ تمام حلقہ جات میں اجلاس کرائے گئے اور احباب کو اس تحریک کی اہمیت بتلائی گئی اس سے قبل امیر صاحب نے دو خطبات میں بڑے موثر انداز میں احباب کو اس طرف متوجہ کیا جس پر شیخ اقبال احمد صاحب نے مزید ایک سو روپیہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ مکرم محمود احمد صاحب سنوری نے -/۷۵ روپے کا اضافہ مکرم عبدالحق صاحب جنجوعہ نے -/۳ روپے کا اضافہ اور مکرم کریم بخش صاحب ڈار نے -/۲۵ روپے نقد وعدے سے زائد عطا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۲۷

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ آمین۔

۱۴۶) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب A-L-R-O گوجرانوالہ شہر از والد ماجد چوہدری برکت علی صاحب مرحوم — ۱۵۰/۰۰

۱۴۷) محترمہ بیگم شاہنواز صاحب کراچی از والدہ صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰/-

۱۴۸) محترمہ بیگم مقبول احمد صاحب ٹھیکیدار کراچی از والد ماجد شیخ چراغ دین صاحب مرحوم — ۱۵۰/-

۱۴۹) ،، ،، ،، از والدہ مقبول احمد صاحب زبیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عسر و یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نمبر	نام	رقم
۲۰۲	مکرم فضل الرحمن صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا	۵-۰۰
۲۰۳	،، مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور	۳-۰۰
۲۰۴	،، صوفی فضل محمد صاحب بہاول نگر	۵-۰۰
۲۰۵	،، محمد حنیف صاحب عمر دہلی گیٹ لاہور	۱۰-۰۰
۲۰۶	،، کیپٹن شیر محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰-۰۰
۲۰۷	،، غلام دستگیر صاحب لائلپور از احباب جماعت	۲۰-۵۰
۲۰۸	،، چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر گلبرگ کالونی لاہور	۲۰۰-۰۰
۲۰۹	،، محمد علی صاحب چک ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری	۵-۰۰
۲۱۰	،، محترمہ رشیدہ فرحت صاحبہ دارالرحمت ربوہ	۵-۰۰
۲۱۱	،، میاں نثار احمد صاحب پشاور	۵-۰۰
۲۱۲	،، مرزا عبدالرحمن صاحب از احباب جماعت کراچی	۲۰-۵۰
۲۱۳	،، سردار احمد صاحب احمد آباد کیمپ ضلع سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۲۱۴	،، عنایت اللہ صاحب کارکن دفتر اڈیٹر ربوہ	۱۰-۰۰
۲۱۵	،، مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ	۱۰-۰۰
۲۱۶	،، محمد یوسف علی صاحب چک ۱۲۵/۷-L ضلع منٹگمری	۵-۰۰
۲۱۷	مکرم چوہدری برکت علی صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۱۱-۰۰
۲۱۸	،، غلام رسول صاحب چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری	۵-۰۰
۲۱۹	،، بشیر احمد صاحب بھاگوبھٹی ضلع سیالکوٹ	۷-۵۰
۲۲۰	،، عبدالستار صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۷-۷۵
۲۲۱	،، ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب ربوہ	۵-۰۰

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۳۱ :- میں امۃ المنعم بنت ملک عمر علی احمد صاحب، قوم کھوکھو پیشہ خانہ داری و تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لم لیکمرج روڈ ڈاک خانہ ملتان چھاؤنی ضلع ملتان حال ۱۹۳/۸ ایس ایم ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے۔ میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۲ جون ۱۹۶۱ء

الامتہ :- امۃ المنعم

گواہ شد :- ملک عمر علی احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان۔ حال ۱۹۳/۸ ایس۔ ایم ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۳ والد موصیہ

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۲۳۲ :- میں مسماۃ فضل بی بی زوجہ چوہدری عبد الکریم تنگلی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۵۰ سال تاریخ بیعت × ساکن چک ۹۶ گ ب مربع ڈاک خانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد کوئی نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ تین صد پچاس روپیہ (-/۳۵۰ روپیہ) بذمہ خاوند واجب الوصول ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- مسماۃ فضل بی بی اہلیہ چوہدری عبد الکریم تنگلی چک ۹۶ گ ب مربع ضلع لائلپور انگوٹھا بدست ۲۸/۵/۶۱

گواہ شد : چوہدری عبد الکریم تنگلی خاوند موصیہ مذکور۔ ۲۸/۵/۶۱

گواہ شد :- بقلم خود فیروز الدین پنشنر امرتری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔ ۲۸/۵/۶۱

نمبر ۱۶۲۳۳ :- میں مسماۃ زینب بی بی بیوہ چوہدری خیر الدین مرحوم تنگلی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تخمیناً تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۹۶/گ ب مربع ڈاک خانہ چک ۱۰۰ گ ب مربع ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا گزارہ بڑے بچوں کی آمدنی پر ہے میری جائیداد اراضی رقبہ ایک کنال جس کی قیمت -/۲۵۰ روپیہ اور حق مہر مبلغ -/۳۲ روپیہ وصول شدہ اور ڈنڈیاں نقرئی ۲ تولہ بقیمت مبلغ تین روپیہ ہے۔ میری آمد مذکورہ اراضی ایک کنال سے جو بھی ہوگی اس کے نیز مذکورہ جائیداد ۲۵۰ + ۳۲ + ۳ = -/۲۸۵ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- نشان انگوٹھا مسماۃ زینب بی بی بیوہ چوہدری خیر الدین ارائیں مرحوم چک ۹۶ گ ب مربع ضلع لائلپور

گواہ شد :- چوہدری محمد شریف تنگلی سیکرٹری تحریک جدید پسر موصیہ مذکورہ

گواہ شد :- بقلم خود فیروز الدین پنشنر امرتری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

اعلان نکاح و رخصتانہ

مکرم محمد افضل صاحب مالک مقیم تہران کا نکاح پروین اختر صاحبہ بنت ماسٹر محمد حسین صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر مکرم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے مورخہ ۲۳/۶ بروز جمعہ مسجد احمدیہ کوئٹہ میں پڑھا ہے۔ مورخہ ۸/۷/۶۱ بروز جمعہ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث خیر و برکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

اس خوشی میں انہوں نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کروایا ہے۔ (مینیجر الفضل)

ضروری اطلاعات

۱- داخلہ سوشل ورک ڈیپارٹمنٹ — پنجاب یونیورسٹی لاہور دو سالہ پوسٹ گریجوایٹ کورس سوشل ورک۔ ۲۵ سیٹیں۔ شرط: بیسلڈ کلاس گریجوایٹ مستحقین کے لئے وظائف مالیتی یکصد (ب رٹ ۱۱/۸/۶۱)

۲- داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان — فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس۔ درخواستیں بشمول مصدقہ نقول اسناد ۲۰/۸/۶۱ تک بنام ہیڈ منسٹر/پرنسپل نشتر میڈیکل کالج ملتان۔ مجوزہ فارم دفتر کالج سے۔ شرط:- انٹر میڈیٹ سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ انٹرویو بمطابق قابلیت (پ۔ ٹ ۱۱/۸/۶۱)

۳- داخلہ یونیورسٹی لاء کالج لاہور — ایف ای ایل مارننگ و ایوننگ کلاسز۔ درخواستیں ۲۶/۸/۶۱ تک مجوزہ فارم قیمتی موازی چار آنے میں بشمول ضروری ڈاکومنٹس۔ ایل ایل بی مارننگ و ایوننگ کلاسز ۲۶/۸ تا ۲/۹/۶۱ (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۱)

۴- داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر لاہور — ڈے اینڈ ایوننگ کلاسز۔ مضامین: شارٹ ہینڈ (انگلش اردو) ٹائپ رائٹنگ (انگلش اردو) بک کیپنگ۔ اکاؤنٹنسی۔ آفس روٹین۔ ایلیمنٹس آف کامرس۔ کمرشل (انگلش اردو)۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۰/۸/۶۱ تک بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر N-905 نو نمبر روڈ نزد بس سٹاپ پل گٹی۔ سمن آباد۔ لاہور انٹرویو ۲۴/۸/۶۱۔ تفصیلات واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہوں۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۱)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

بے کار نوجوان توجہ کریں!

ایسے احمدی بیکار نوجوان جو کہ کینوس شوز کا کام جانتے ہوں۔ اور لاہور میں ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ اپنے نام پتہ و دیگر کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری طور پر لکھیں یا ملیں۔

نیز ایسے نوجوان جن کی تعلیم آٹھ یا دس جماعت تک ہو اور عمر ۱۹-۲۰ سال تک ہو اگر لاہور میں لیدر شوز کا کام سیکھنا چاہیں۔ تو اپنے نام و پتہ کے ساتھ فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تحریر کریں۔

مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ (ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

پاکستان کے طول و عرض میں یوم آزادی بڑے جوش و خروش سے منایا گیا

مساجد میں نماز شکرانہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعائیں

کشمیر، الجزائر، بزرتہ اور فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے دعائیں

کراچی ۱۴ اگست کو پاکستان کے طول و عرض میں کل پورے جوش و خروش سے یوم آزادی منایا گیا۔ یوم آزادی کی تقریبات کا آغاز مساجد میں نماز شکرانہ اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کی دعا سے کیا گیا۔ کشمیر بزرتہ، الجزائر اور فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے بھی دعائیں مانگی گئیں۔

کراچی میں ہزاروں لوگ قائد اعظم کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے آئے۔ یوم آزادی کی تقریبات کے سلسلہ میں پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں نوجوانوں کے اجتماعات میں کھیلوں اور تقریروں کے مقابلے ہوئے۔ سماجی۔ ثقافتی اور ادبی انجمنوں کے اجتماعات میں کشمیر کے عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے قراردادیں منظور کی گئیں۔ اور اقوام متحدہ پر زور دیا گیا کہ وہ کشمیر کے متعلق اپنے فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے ——— کراچی میں سکولوں کے بچوں اسکاؤٹوں اور جونیئر بریگیڈ کے دو ہزار لڑکوں پر مشتمل ایک جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس پولیس بینڈ اور دوسرے سکولوں کے بینڈ دستوں کے ہمراہ پرانی سندھ اسمبلی کی عمارت سے مارچ کرتا ہوا قائد اعظم کے مزار تک گیا۔ جہاں مختلف یونین کونسلوں کے ارکان نے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ شہر کے مختلف حصوں میں اسکاؤٹوں اور نوجوانوں کے اجتماعات منعقد ہوئے +

کئی سربراہ پاکستان آئیں گے

کراچی۔ ۱۶ اگست۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ سال رواں میں اور سال آئندہ کے شروع میں کئی بادشاہ اور غیر ملکی ممتاز شخصیتیں پاکستان کا دورہ کریں گی۔ ان میں نیپال کے شاہ مہندرا، سلطان ملایا تھائی لینڈ کے بادشاہ۔ جاپان کے ولی عہد شہزادہ اکیہٹو صدر سوڈان اور شاہ اردن شامل ہیں +

درخواست دعا

کراچی (بذریعہ تار) مکرم ملک عبدالرحمان صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ایشو انشورنس کمپنی کا پچھلے دنوں لندن میں آپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴